ڈاکٹر علامہ اقبال

تہذیب احمد

نوادہ مبارکپور، اعظم گڑھ (یوپی)

علامہ اقبال اردو شاعری کے اُفق پر چمکنے والا وہ روشن ستارہ ہے جس نے اپنے انداز وفکر سے اِس قوم وملت کی رہنمائی کی ہے۔ جس نے کتنے ہی بھٹکے ہوئے مسافروں کو منزلِ مقصود کا پتہ دیا ہے۔

اپنے سینے میں اس ملک وملت کا بے پناہ درد رکھنے والے عظیم شاعر شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال ۹ رنومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ جب ان کے پیارے ماں باپ ان کا نام تجویز کر رہے تھے تو شاید اُس وقت قبولیت دُعا کا وقت رہا ہوگا کہ ان کا دیا ہوا نام اپنے پورے معنوں میں صحیح ثابت ہوا اور ان کے اقبال مند بیٹے نے ہندوستان میں تحصیل علم سے فارغ ہوکر کیمبرج میں کامیابی کے بعد جرمنی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ وہ ایک بلند پایہ ادیب، شاعر، فلسفی اور مفکر اعظم تھے، لیکن درحقیقت وہ ایک سیاستداں بھی تھے۔ ان کی شاعرانہ صلاحیتوں کی بنا پر انھیں شاعر مشرق بھی کہا جاتا ہے۔ اپنی شاعری سے انھوں نے اپنے دل میں نہیں اِس قوم کے درد کو اُجاگر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

عظیم مجاہد آزادی اور پاکستان کے پہلے وزیر اعظم محمد علی جناح نے علامہ کی عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا تھا:

’’گرچہ میرے پاس سلطنت نہیں ہے، لیکن اگر سلطنت مل جائے اور اقبال اور سلطنت میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کی نوبت آئے تو میں اقبال کو منتخب کروں گا۔‘‘

علامہ اقبال کی عالمگیر شہرت اور بے پناہ مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب علامہ اقبال کی کتاب ’’اسرارخودی‘‘ چھپ کر شائع ہوئی تھی تو پروفیسر کاظم شیرازی نے کہا تھا۔

’’کاش یہ شاعر ایران میں پیدا ہوتا۔‘‘

علامہ اقبال نے اپنی شاعری سے اس قوم کے سوئے ہوئے جذبات واحساسات کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ خاص کر نوجوان طبقے سے مخاطب ہوکر انھیں اس بات کا احساس دلانے کی کوشش کی ہے کہ نوجوان طبقہ ہی وہ طبقہ ہے جو انقلاب کا داعی ہوا کرتا ہے۔ وہ اس ملک کے نوجوانوں میں شاہین کی سی صفت دیکھنا چاہتے تھے۔ شاہین کی سی برق رفتاری کبھی نہ تھکنے والا عزم واستقلال اور آفات و بلا سے لڑنے کی صلاحیت، چنانچہ وہ کہتے ہیں:

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پر دم ہے اگر تو تو نہیں خطرۂ افتاد

اقبال نے اپنی شاعری میں اُمید و آس کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہنے کی تلقین کی ہے۔ان کے نزدیک نا اُمیدی زوالِ علم وعرفان ہے۔انھوں نے اپنی شاعری سے جوسب سے اہم پیغام دیا ہے وہ 'خودی' کا ہے۔خودی نام ہے خودشناسی کا معرفت نفس کا چنانچہ انھوں نے اپنے اشعار میں مختلف مقامات پر مختلف طریقوں سے خودی کا مطلب سمجھانے کی کوشش کی ہے:

خود کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

درحقیقت علامہ اقبال ایک مجاہد آزادی بھی تھے۔ انھوں نے اپنی شاعری سے اس ملک کے لوگوں میں آزادی کی تڑپ پیدا کی۔ان کی شاعری کا اس ملک کی آزادی میں ایک اہم کردار ہے۔انھوں نے ایک قائد بن کر تقریباً ہر شعبہ میں ملت کی رہنمائی کی اور ایک وفادار و جاں نثار رہبر کی طرح اپنا فرض پورا کیا۔

آخر کار یہ عظیم شاعر، بلند پایہ ادیب، فلسفی، مجاہد آزادی اور مفکر اعظم اپنی زندگی کے ایام پورا کرنے کے بعد بتاریخ ۲۱ر اپریل ۱۹۳۸ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گیا اور اس طریقے سے اردو شاعری کو اوج ثریا تک پہنچانے میں ایک اہم کردار ادا کرنے والا یہ عظیم شاعر اپنے سینے میں ملت کا درد لیے ہوئے منوں مٹی تلے دفن ہو گیا اور اپنے اس شعر کا مصداق ٹھہرا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

○○

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ اپنے کو گرم اور مرطوب رکھنے کے لیے	۱۴۔ او برائے (ممبئی)
۲۔ نہیں ایک ہی دن	۱۵۔ اورنگ زیب کی بیوی کا
۳۔ پودا	۱۶۔ حضرت عبدالمطلب
۴۔ ۱۵ر مئی کو	۱۷۔ بارہ
۵۔ سوڈیم کلورائیڈ	۱۸۔ چھ
۶۔ سہ پہر	۱۹۔ ۱۰۰۰ سال
۷۔ بمبئی سماچار گجراتی زبان	۲۰۔ ۹۵۰ سال
۸۔ سبھاش چندر بوس	۲۱۔ حضرت محمد ﷺ جنھوں نے معراج کا سفر کیا تھا
۹۔ ۴ر سال کے وقفہ میں	۲۲۔ حضرت محمد ﷺ
۱۰۔ کاربوہائیڈ ایسڈ	۲۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۱۱۔ بمبئی Mumbai میں	۲۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام
۱۲۔ حضرت ادریسؑ نے	۲۵۔ حضرت ایوب علیہ السلام
۱۳۔ ایک ہزار	

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۵۸)

۱۔ پہچان
۲۔ یاد
۳۔ ہندوستاں
۴۔ مختصر
۵۔ کچھ
۶۔ لاش
۷۔ بھروسہ
۸۔ تلاش
۹۔ یاد
۱۰۔ آندھی